رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دُنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۶ جولائی | سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۳۰

سکولوں کی کتابیں

اُردو

اُردو کی پہلی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ار

اُردو کی دوسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۲ر

اُردو کی تیسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۳ر

اُردو کی چوتھی کتاب ۔ ۔ ۔ ۔ ۴ر

رومن اردو کی پہلی کتاب ۔ ۔ ۔ ۲ر

رومن اردو کی دوسری کتاب ۔ ۔ ۔ ۳ر

رومن اردو کا قاعدہ کمنگ صاحب کا ۶ر

فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی و ار +

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح :- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالبعلم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جین رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے منیجر صاحب اسکول ہذا سے خط وکتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ...... عہ

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ...... عاہ

ہندوستان وپنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ...... ہے

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ہے ۵ر

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	ععہ
پورا کالم	للعہ	ععہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نسوٹ ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم وہری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہندمیں سنڈے سکول۔ من تصنیف ایڈورڈ واے آنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہرایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستادو نکیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لئے۔ پرتابیز بچوں کو تعلیم دینے ہیں بڑا مفید آلہ۔ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی۔ من تصنیف قاضی پیر محمد کونبھی۔ فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جوہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہئے

انجیل برنباس۔ من تصنیف عبدالاحداز کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہوگئی۔ پادری نیکسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی۔ اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں۔ قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم۔ من تصنیف ڈاکٹر جے۔ ڈبلیو۔ رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو۔ ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا۔ فارسی۔ اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی۔ قیمت ۴ر۔ اُردو ۸ر۔ اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری ہی ہرایک مسیحی کو چاہئے کہ اسکا مطالعہ کرے مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہی +

خاندانی فرائض۔ ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر۔ ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر۔ اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہوجاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہرایک آدمی اپنے گھر یعنی رہائش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے؟ کتاب کی قیمت صد ہا گنی قیمتی ہی +

ویدک شائستگی۔ قیمت رومن اردو ۸ر +

ویدوں کی اصل۔ فارسی اردو قیمت ۱۰ر +

ذات وچار۔ فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اردو ۳ر +

دائی گری۔ من تصنیف ڈاکٹر ایڈتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ۔ رومن اُردو عا۔ فارسی اردو عہ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بُک کے طور پر استعمال کیجاتی ہی۔ ہرایک گھر میں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے اسلئے ہرایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہئے +

ہدایت تیمار داران۔ یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کیلئے مدد دی جاوے۔ لہذا وہ ہرایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہی۔ ہرایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اردو قیمت عہ +

کتابوں کی فہرست مفت بھیجی جاتی ہی

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ۔ جمعہ۔ ۲۶ جولائی ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

اطالین لوگوں نے سدی سید میں جو لڑائی جیتی ہے اس کی روم کی پارلیمنٹ وغیرہ میں بہت خوشی ہو رہی ہے۔

جرمنی کا سب سے بڑا ہوائی جہاز ہوا کے جھونکوں سے پھٹ گیا۔ اور دس سپاہی جو اسے روکنے کی کوشش کر رہے تھے مجروح ہوئے۔

شملہ میونسپلٹی نے دو ایک بازاروں میں جہاں آبادی زیادہ ہے نئے گھروں کو بنانا اور پرانے گھروں کو بڑھانا منع کر دیا ہے۔

سدی میں اطالین اور ترکی میں پھر سخت لڑائی ہوئی جس میں انتالیس اطالین مارے گئے۔ اور ۸۰ زخمی ہوئے اور ترکی لوگ دو سو لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اس لڑائی میں اطالین لوگوں کو تین جنگی جہازوں نے مدد دی

لنڈن کے ہیلتھ افیسر نے بیان کیا ہے کہ چین سے جو گوشت بھیجا جاتا ہے وہ بہت خراب طور سے کاٹا اور رکھا جاتا ہے۔ پس وہاں سے گوشت آنا منع کیا جاویگا۔

آجکل پنجاب سے اس قدر اناج باہر بھیجا جا رہا ہے کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے ہفتہ وار کراچی کو ۲۸ لاکھ من اناج لے جاتی ہے۔ اور اس سے زیادہ اگر بھیجا جاوے تو کراچی میں رکھنے اور لادنے کا انتظام نہیں ہو سکتا ہے۔

پارلیمنٹ میں انتظام پیش ہے کہ ہندوستان کے لئے ایک لیڈی ڈاکٹر کی سروس قایم کیجاوے جو ویمن انڈین میڈیکل سروس ہوویگی۔

روس کے زار اور جرمنی کے قیصر کی ملاقات جو شمالی سمندر میں ہونیوالی ہے۔ اس میں روس کے وزیر اعظم اور فارن منسٹر بھی حاضر ہونگے۔ پس اُمید ہے کہ وہاں بڑے بڑے ملکی انتظامات طے ہونگے۔

کراچی بندر گاہ میں گزرے ماہ اس قدر مال جہازوں پر لادا گیا ہے کہ اب تک کبھی اتنا مال نہیں لادا گیا تھا چنانچہ ماہ جون میں جو قریباً ایک کروڑ من مال لادا گیا یہ تعداد اور دیگر مہینوں سے ڈیوڑھی ہے۔

ابی سینیا میں ایک بندوق بنانے کا کارخانہ بن رہا ہے۔ جس میں سالانہ ایک کروڑ رفل کے کارتوس بنینگے اور بیس ہزار بندوقیں مرمت ہو سکیں گی۔

گورنمنٹ نے ایک نوٹس دیا ہے کہ ہندوستان میں جو لوگ عمارتوں کے نقشے بنا سکتے ہوں وے دہلی میں سب چھوٹے بڑے افسروں کے لائق عمارتوں کے نقشے بنا کے پیش کریں۔ اور جو نقشے گورنمنٹ کو پسند آوینگے اُن کو انعام ملیگا۔ شرط یہ ہے کہ نقشے وغیرہ ہندوستان ہی میں بنیں۔

اٹلی میں جنگی جہازوں کی مشق ہوئی جن میں ایک ناؤ ۲۲ گھنٹے تک پانی میں رہی۔ اور اسکے ملاحوں اور سپاہیوں وغیرہ کو بخوبی سانس آتے رہے۔

قسطنطنیہ سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ گورنمنٹ عثمانیہ کی مجلس وزرات مستعفی ہو گئی ہے، اگر اسی کے عہد میں جنگ ٹریپولی چھڑی تھی افواہ ہے کہ خدیو مصر لنڈن میں مصالحت کی تحریک کرینگے۔

ہندو یونیورسٹی کے چندوں کی تعداد ۶۴ لاکھ تک پہونچ گئی ہے۔ اور کوشش ہے کہ وصولی میں دیر نہ ہو۔

اس کے علاوہ ۳۰ ہزار کی مستقل سالانہ امداد ہے پچاس لاکھ جمع ہونے پر درخواست پیش کرینگے۔

یورپ میں اس وقت ۵۰۰ ملٹری ہوائی جہاز ہیں اور پرائیوٹ لوگوں کے پاس ۱۷۰۰ ہیں۔

ایک ایروپلین کی معمولی قیمت ۹ ہزار ہے اور زیادہ سے زیادہ قیمت پندرہ ہزار تک۔

قسطنطنیہ میں صورت معاملات نازک ہے نوجوان ترک کی پارٹی سے بیزاری بڑھتی جاتی ہے۔ افسوس۔

اخبار کی بہار

جنوب مرکو میں ایک نیا حق دار پیدا ہوا۔ فرنچ جنرل گرارو نے چار بٹالین کیساتھ رات رات کوچ کرکے اس کے کیمپ پر حملہ کیا ۴ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک لڑائی ہوئی۔ حقدار کی طاقت معدوم کی گئی ...۲ فوج بھاگ گئی۔ بہت قتل ہوئے کیمپ معہ سامان جنگ کے فرنچ کے ہاتھ آیا۔

لنڈن کے ایک کان کرید کے سخت حادثہ کی خبر آئی ہے۔ شوراز پھٹنے سے ۷۵ آدمی ہلاک ہوئے۔

ٹریپولی کے ایک مقام مجیز پر پھر لڑائی خونریزی سے ہوئی۔ ٹرکی والوں نے شکست کھائی

نئی دہلی کے لئے ہندوستانی قسم و قطع کی بناوٹ کے لئے انعام تقسیم ہونگے۔

حال میں مجسٹریٹ رنگون نے پندرہ ہزار روپیہ جرمانہ کیا اس انگریز پر جس نے چڑیوں کے پروں کو غلط بیان کرکے کہ ریشمی لنگیاں ہیں انگلستان بھیجنا چاہا تھا۔

انگلستان میں کوشش ہے کہ خاصکر کے رات کو موٹرکار سیٹی نہ بجادیں۔

مدراس کی اینگلو انڈین ایسوسی ایشن کی تجویز ہے کہ مختلف صوبوں کے ایسوسی ملکر ایک پورے وقت کا سکرٹری ہندوستان کے لئے مقرر ہو اور انکو تنخواہ دیجاوے۔

لاہور میں جو انگریز اس جرم میں ماخوذ ہوا تھا کہ اُس نے مینٹن کو چھرو چلا کر مارا تھا بری ہوگیا ہے۔

ریڈ کریسچن کالج سے جو کمرشل نارمل سکول کے متعلق ہے اس کے تین اُمیدوار پاس ہوئے۔

اُمید کیجاتی ہے کہ اب اٹلی اور ٹرکی کے درمیان جو جنگ ہے جلد ختم ہوگی اور صلح ہوجاویگی۔

ہندو یونیورسٹی کو راجگان کشمیر اندور گوالیار سے ساڑھے تیرہ لاکھ چندہ وصول ہوا ہے۔

مہاراجہ جھنڈہ کو دوسرا دارالخلافہ بنانا چاہتے ہیں ہزہائینس وہاں سال میں دو ماہ قیام کیا کرینگے۔

کلکتہ میں ایک شخص کو مسٹر پی سی چٹرجی کا جوتہ چرانے کے جرم میں دو سال قید اور دس روپیہ جرمانہ کی سزا ملی۔

کلکتہ کے یونانی باشندوں نے چندہ جمع کرکے دو ایروپلین یونانی گورنمنٹ کی نذر کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

روس نے ایشیائی ترکی سرحد پر دو لاکھ اور ایرانی علاقہ ارومیہ کے متصل بیس ہزار فوج جمع کردی ہے۔

وائسرائے اور لیڈی ہارڈنگ نے شملہ فاین آرٹس سائٹی کی دعوت کو قبول کرلیا ہے اور ۵ اگست ۱۹۱۲ء کو وہ انیوایل ایگزیبیشن کھولینگے۔

ہمعصر اڈنبرگ ریویو میں ہندوستان کے وائسرائے کی نسبت رائے دی گئی ہے کہ آئندہ کو شاہی خاندان میں سے شاہزادگان اس جلیل القدر عہدہ کے لئے چنے جایا کریں اور ان کی ہمراہی کے لئے ایک اعلیٰ افسر بطور دیوان کے مقرر ہوا کرے۔

روم جولائی ۱۶ سرکاری طور سے معلوم ہوا ہے کہ سعید سطے پر پھر لڑائی ہوئی ہے۔ جس میں اٹلی والوں کے ۱۶ قتل ۳۰ زخمی ہوئے ہیں۔ اور عثمانی فوج کی کئی سو لاشیں ترک پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔

پندرہ جولائی کی خبر ہے کہ اٹلی والوں نے سعید علی پر جو ٹریپولی اور ٹیونیشن کے علاقہ کے درمیان ہے۔ پھر ایک بھاری فتح حاصل کی ہے اور یہ لڑائی چھ گھنٹہ برابر رہی اور ترکوں کا بڑا نقصان ہوا۔

پشاور میں ایک درجہ اول کا جدید ہسپتال بنائینگے وہ یورپین اور متمول ہندوستانیوں کیلئے ہوگا۔

اسلامیہ سکول لاہور کا ایک معلم معراج الدین کابل کے حبیبیہ کالج کے لئے بلایا گیا۔ ٹمل کا مدرس ہے۔

کلکتہ میں دس روپے کے کرنسی نوٹ جعلی چل رہے ہیں ان کا پہچاننا وقت طلب ہے۔ خبردار کئے گئے۔

ہندوستان کی پبلک سروس کی رائل کمیشن میں سرکے جی گپتا اور مسٹر کے جی گپتا اور مسٹر گوکھلے ہندی ممبر ہونگے۔

کلکتہ کے اخبار ہندو پیٹریٹ کے ایڈیٹر بابو سریش چندر سخت بیماری کے بعد مرگئے۔ افسوس۔

رنگون میں جعلی نوٹ بنانیوالوں کا پتہ بتلانے والے کیلئے ...۱۰۰۰ کا سرکاری انعام شائع کیا گیا۔ اس شخص کیلئے جو جعلی نوٹوں کے بلیٹوں (ٹھپوں) کی صحیح خبر دیگا۔

برہما کے بادشاہ تھیبا کی رانی رتن گرہی میں مری ہیں اور اُنکی لاش رنگون میں بھیجی گئی ہے۔

بنگال کی گورنمنٹ نے رائے رام سدری مکرجی بہادر کو بیس برس ملازمت کے بعد پنشن دی ہے۔ اور چونکہ انہوں نے بہت اچھا کام کیا تھا اور بہت سے بغاوت وغیرہ کے مقدمے پکڑے تھے۔ ان کو گورنمنٹ نے تین گاؤں انعام دیئے ہیں جنکی آمدنی ۲½ ہزار روپیہ سالانہ کے قریب ہے۔ اور اُن کے بعد اُنکے بیٹوں کو اس جاگیر کا نصف محصول دینا پڑیگا۔

دارجیلنگ میں بازار اور جیل کے درمیان ایک موقعہ پر بارش کی زیادتی کی وجہ سے پہاڑ کا ایک حصہ گر گیا۔ اور دو آدمی ہلاک ہوئے۔

بمبئی احاطہ میں امسال اندرونی اور بیرونی تجارت دو ارب روپئے سے زیادہ کی ہوئی ہے جو کہ بمقابلہ سال گذشتہ کے آٹھ فیصدی زیادہ ہے۔

انگلستان اور ویلز میں گزرے سال تقریباً ...۷۰۰ تھے جن میں ۲½ لاکھ سے زیادہ اپنے گھروں میں سرکار سے مدد پاتے ہیں

ایڈیٹوریل نوٹس

احساس باطنی

نمبر ۹

گزشتہ نمبروں میں ہم نے حتی المقدور احساس باطنی کا ذکر کرکے دکھلا دیا ہے کہ خدا نے احساس ظاہری یعنے حواس خمسہ کے بالمقابل انسان جیسے صاحب نطق اور اشرف المخلوق کے روحانی فواید کے لئے اس کو ایسے احساس بھی عطا کئے ہیں کہ جن سے وہ اپنی روحانی اغراض کو مہیا کر سکتا ہے اور بطریق اولا و اعلیٰ اپنی روحانی حالت کے بہتر بنانے کے لئے خدا کے احکام کی پیروی کرکے اور اس کی مرضی سے واقف ہوکر اور اس پر عمل کرکے راہ ہدایت پا سکتا ہے۔ اور عاجز اور گنہگار ہونے کی صورت میں بھی اس کی رحمت سے بخشش اور معافی کا مستحق ٹھہر سکتا ہے پر اگر وہ بسبب گناہ اور برائی میں پھنسنے کے خدا سے منحرف ہوجاوے اور بغاوت کی زندگی بسر کرنا پسند کرے تو اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ اگر ایک آدمی سورج کے ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں کو بند کرے اور کانوں پر انگلیاں رکھ کر عمدہ آوازوں کو سننے سے انکار کرے اور اسی طرح سے تمام حواس ظاہری کو کام میں لانے سے انکار کرے تو اس کا علاج کیا ہوگا؟ کچھ نہیں صرف نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کے اس ظاہری حس کے آلات بیکار رہنے کی وجہ سے بگڑ جاینگے اور وہ انسان انسان نہ رہ سکیگا۔ بلکہ اس کی زندگی ختم ہوجاویگی۔ یہی حال روحانی احساس کا ہے۔ اور اسی لئے بہت لوگ روحانی احساس کو مردہ کر چکے ہیں اور اب ان میں کوئی زندگی کے نشانات پائے نہیں جاتے۔ بلکہ وہ بالکل مردہ لاشوں کی طرح سڑے گلے ہوئے نظر آتے ہیں۔ جس کا انجام ابدی ہلاکت ہوگا۔

ہمارا زمانہ

نمبر ۶

ثالثاً۔ افزائش دولت۔ اگرچہ عام طور سے دنیا میں خالق نے تمام نعمتوں کو تمام بنی آدم کے لئے ہر ملک و دیار میں مختلف قسم کے وسیلوں سے افراط سے بخشا ہوا ہے مگر ایک ہی قسم کی نعمتوں سے ہر ایک جگہ کو مخصوص نہیں کیا ہے کہیں اجناس زیادہ ہیں کہیں سونا زیادہ ہے۔ کہیں جواہرات کی کثرت ہے علیٰ ہذا القیاس تمام ملکوں کو انواع و اقسام کی برکتوں سے مالا مال کر چھوڑا ہے اور آپس کے تبادلے تمام ملک ایک دوسرے سے فایدہ اٹھاتے ہیں۔ ہمارے ملک کو خاص طور سے خدا نے اجناس کی افراط کے لئے مشہور کیا ہے۔ اگرچہ دیگر تمام ممالک میں بھی اجناس پیدا ہوتی ہیں۔ مگر ایسی کثرت سے نہیں جیسے کہ یہاں سب قسم کی اجناس کی زیادتی مشہور ہے۔ جس کی وجہ سے آجکل ہمارے ملک کے زمیندار لوگ مالا مال ہوتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ گزرے زمانہ میں جس کی نسبت ابھی بہت عرصہ نہیں گزرا ہے بلکہ اس وقت کے لوگ اب تک کم و بیش موجود ہیں جن کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ نقدی ہمارے ملک میں بہت کم تھی۔ مگر اس کی بجائے اجناس کی قیمت یہاں تک سستی تھی کہ آنوں میں منوں اناج مل سکتا تھا جواب کئی روپیوں میں من ملتا ہے اور اناج کے باہر ملکوں میں جانے کے حساب کے نقشوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کروڑوں روپیوں کا غلہ باہر جاتا ہے تو کیا وہ کروڑوں روپے ہمارے ملک میں نہیں آتے؟ اور اس طرح سے کیا افزائش دولت ہم کو حاصل نہیں ہوتی ہے؟ بلکہ نہ صرف ہمارے ملک کا یہ حال ہے بلکہ آمد و رفت کا سلسلہ نہ بعید ریلوں کے کھلگیا ہے اور تمام ملکوں کے ساتھ تجارت کا کام جاری ہوگیا ہے اور کثرت سے ایک دوسرے ملک کی چیزیں دور آنے جانے لگی ہیں۔ اور سب ملکوں کو منافع کی صورت نکل آئی ہے جس کے سبب سے مال و دولت میں ترقی ہوگئی ہے۔ کیونکہ تجارت ہی افزائش دولت کا طریقہ ہے۔ اگرچہ صنعت و حرفت اور علم و عقل اور بھی کئی وسیلے دولت کی افزائش کے ہیں۔ مگر تجارت سب سے بڑھکر ہے اور امید ہے کہ اگر یورپ اور امریکہ کی طرح ہمارے ملک کے لوگ صاحب ایجاد اور عالم بن جاویں گے تو اور بھی زیادہ صورت تونگری کی نکل آویگی۔

ہندوستان میں مذاہب کی افراتفری

ہمارے ملک میں اگر کوئی شے افراط سے ہے تو وہ مذہب ہے۔ جس کا شمار بندسوں اور اعداد میں لانا مشکل ہے۔ اسکا اگرچہ متعدد کتابوں میں جنکو بڑی مشہور و معروف ہونے کی وجہ سے۔ ہر کوئی جانتا ہے۔ مثلاً انجیل توریت قرآن۔ گرنتھ۔ زند اوستا اور چھ شاستر اور پران وغیرہ وغیرہ میں کچھ پتہ لگتا ہے۔ مگر باریک نظر سے اگر دیکھا جاوے تو کتابی مذاہب کے علاوہ ہندوستان کے دو شخصوں کا مذہب ایک نہیں ہے!! اس حساب سے جتنے ہندوستان کے باشندے ہوئے اتنے ہی مذہب ہوئے!! تو پھر کون ہندوستان کے مذاہب کو گن سکتا ہے؟ ہمعصر دربار بابت ۱۵ مارچ سنہ ۱۹۱۳ء میں "بھارت ماتا ایک کی ہوجا" کے عنوان سے ذیل کا نوٹ درج کرتا ہے کہ "ہے ماتا ہندوستان۔ سکھ عیسائی۔ آریہ سماجی۔ دیو سماجی۔ برہمو۔ رادھے سوامی سناتن دھرمی مرزائی آغا خانی وغیرہ وغیرہ تیرے گلے کے ہار ہو رہے ہیں۔ آہ! ان اہل مذاہب نے تیری چھاتی کو میدان کارزار بنا رکھا ہے۔ اُف!! تیری پیاری پیاری گود خانہ جنگیوں کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ تیرے بچے ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ ایک دوسرے کے سر کے

دشمن ہیں۔ بھارت ماتا! ہم تیرے اس سبھارنے ہارے قطعی بیزار ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ تجھے کپوتوں سے بھی ویسا پیار اور محبت اور الفت ہے جیسی کہ سپوتوں سے پر اب وہ وقت آگیا ہے کہ مہاراجا دھیراج جارج پنجم خود اپنی زبان مبارک سے تیری پوتر بھومی چھوڑتے وقت یہہ فرماگئے ہیں۔ کہ تیرے بچوں کو ایک ہونے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہے ماتا تیرے بچے تو ایک ہونے سے رہے۔ پر اب تو تو ایک سپوت کی ہوجا۔ کپوتوں سے اب تجھے قطعی تعلق قطع کرلینا چاہئے۔ آہ! بھارت ماتا!! اگر تیرا نازک اور نرم دل محبت مادری سے پسیجا جاتا ہے اور تو ایسا نہیں کر سکتی تو اے بوڑھی ماں تجھے ایک شیرخوار بچے کی شکل اختیار کرلینی چاہئے" تاکہ نہ تیری گردن میں زور رہے اور تیرے دل میں کسی کا پاس رہے بس تو معصومی سے ذرا سر ہلائے اور اس منحوس ہار کا شیرازہ ٹوٹ جائے"۔

سچ مچ حالت تو اسی قدر بلکہ اس سے بھی بڑھ چڑھ کر بدتر ہے۔ کیونکہ دین و دنیا کا تمام معاملہ اس سے بگڑا جاتا ہے۔ نہ صرف یہ دنیا خراب ہورہی ہے۔ بلکہ عاقبت بخیر نہ ہوگی۔ پر جو تجویز ہمعصر نے بھارت ماتا کو بتلائی ہے وہ کارگر نہیں ہے۔ ہماری دانست میں بھارت ماتا تو جڑ اور بے زبان ہے پر اس کے نواسیوں کو نہایت لازم ہے کہ وہ ایک ہوجاویں۔ ان تمام مذاہب میں سے ایک سچے مذہب کی تلاش کریں اور باقی دوسروں کو ترک کریں اور جب وہ صداقت کو حاصل کرکے راستی پر آجاوینگے تو یہ بھارت ماتا بجائے بُرے نواسیوں کے پرہیزگار ایماندار بندوں کے قدموں کے نیچے خود بخود مبارک ہوجاویگی اور لعنت کے بجائے دنیا پر برکت نازل ہوگی۔

ہمعصر بار کے اس نمبر کے دوسرے ورق پر جو بھارت ماتا کی مذہبی تصویر مختلف شکلوں سے دکھلائی گئی ہے وہ بھی عجیب ہے۔ ان مختلف صورتوں سے مذاہب کا نقشہ ٹھیک ظاہر ہوتا ہے۔

بڑی خوشی کے ساتھ ہم اس خبر کو درج اخبار کرتے ہیں کہ پنجاب یونیورسٹی کے بی۔ ٹی امتحان میں جو ماہ جون میں حال کو ہوا تھا ہمارے بزرگ پادری اوبل صاحب ساکن انبالہ چھاونی کی صاحبزادی مس بلّی۔ اے۔ اوبل تمام یونیورسٹی میں دوسرے درجہ پر رہیں۔ اور بزرگ پادری سرکار صاحب مرحوم کی صاحبزادی بھی اس امتحان میں کامیاب نکلی جو چوتھے درجے میں رہی۔ ہم دونوں مس صاحبان کو ان کی اس کامیابی کے لئے مبارکبادی دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کیونکہ یہ ہونہار صاحبزادیاں عیسائی قوم کا اعلے فخر ہیں ایسے عمدہ نتیجے کے نکلنے سے صاف پایا جاتا ہے کہ عیسائی لڑکیاں اعلیٰ لیاقتوں کے حاصل کرنے کا مادہ لڑکوں کی نسبت زیادہ رکھتی ہیں۔ اور اگر ایسا ہی حال رہا تو عیسائی لڑکیاں لڑکوں سے علمی شاخ میں بڑھکر درجہ لے جاوینگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ایسے عمدہ نمونہ سے ہمارے مسیحی جوان لڑکے اور لڑکیاں زیادہ حوصلہ پکڑیں۔ اور از حد سعی و کوشش کریں کہ وہ ملک کی دیگر اقوام کی بہ نسبت اگر زیادہ آگے نہ بڑھ جاویں تو بھی ہم پلہ تو رہیں۔ جس کے مقابلہ میں وہ اب تک پیچھے ہیں۔ کیونکہ ہنود خاصکر زیادہ ترقی کرگئے ہیں۔ بلاشک ہمارے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں اس روشنی کے زمانہ میں دنیاوی علوم کے سیکھنے میں بہت کوشش کریں تاکہ بہت سے گریجوایٹس بنیں اور ساتھ ہی دینی خدمت میں حصہ لیکر اپنے خداوند یسوع مسیح کی بشارت کے لئے بھی خواہشمند ہوں اور تعلیم یافتہ جماعت کے لئے مفید ثابت ہوں تاکہ ان کے وسیلے سے وہ مسیحی ہوسکیں۔ ہم جناب پادری اوبل صاحب کو اور مسٹر سرکار صاحبہ کو بھی اس خوشخبری کے لئے مبارکباد دیتے ہیں

لنڈن میں رایل سوسائٹی فار دی پریونشن آف کرو ولٹی ٹو اینملس لنڈن قائم ہے جو کام اس سوسائٹی نے ۱۹۱۲ء میں کیا ہے وہ ذیل کے بیان سے واضح ہوتا ہے جو مسٹر ڈکشوویل سکرٹری جیودیا پرچار کسبھا فیروزپور چھاونی نے ہمارے پاس بھیجا ہے۔

(۱) سال بھر میں ۱۶۵۵۶ اشخاص جانوروں پر بے رحمی کے مقدمات میں گرفتار کئے گئے۔

(۲) ۱۵۳ چھوڑے گئے گمان سے سوسائٹی کے اخراجات دلوائے گئے جن سے جرم کا سزاوار ہونا ثابت پایا جاتا ہے۔

(۳) ۱۰۷۳ اشخاص سے تحریری اقرار لے کر ان کو چھوڑ گیا۔

(۴) ۲۴۳۴۴ اشخاص کو کوتوال صاحبان کی طرف سے فہمائش کی گئی کہ آئندہ کو ایسا نہ کریں

(۵) ۲۳۴۲ وعظ جانوروں پر بے رحمی کرنے کی ممانعت پر دیئے گئے۔ جو چرچ آف انگلینڈ کے پادری صاحبان کی طرف سے تھے۔

(۶) ۲۹۱۳۳ مضامین مختلف مقامات پر لکھے گئے۔ جن کا مضمون جانوروں کو اچھی طرح رکھنے اور سلوک کرنے پر تھا۔

مندرجہ بالا اعداد و شمار سے صاف واضح ہوتا ہے کہ یہ سوسائٹی بڑی کوشش کرکے جانوروں کی ہمدردی کو ظاہر کرتی ہے۔ جس کی تقلید ہمارے ملک کے سرکردہ لوگوں کو کرنی چاہئے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں اب تک جانوروں پر جیسی چاہئے ہمدردی ظاہر نہیں کیجاتی۔ اکثر سواری کے جانوروں پر بڑی بے رحمی ہوتی ہے جسکا انتظام کافی طور پر ہونا چاہئے۔

شملہ کالکا ریلوے کا ایک انجن جتوگ کے قریب ایک ٹنل کے اندر لائن پر سے اتر گیا۔ اور ایک یا دو روز تک ٹریفک بگڑی رہی۔

اقتباس

ایک کیڑا

ایک ولایت کے انگریزی اخبار میں ذیل کی عبارت تحریر تھی جس کا ترجمہ کر کے ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔ ایک روز ایک صاحب بمعہ اپنے چھ برس کے لڑکے کے ایک باغ میں سیر کرنے گیا۔ لڑکے نے ایک بہت عمدہ پھول کے درخت کو دیکھا کہ اُس کے پتے پیلے پڑگئے ہیں۔ تب اُس نے باپ سے پوچھا کہ "اے باپ اس کے پتے ایسے پیلے کیوں پڑگئے ہیں"۔ اس کے باپ نے کہا کہ "معلوم ہوتا ہے کہ کہیں اس کو کیڑہ لگ گیا ہے۔ آؤ چلو اِس کو دیکھیں"۔ اور جب وہ دونوں اُسے دیکھنے لگے تو معلوم ہوا کہ جڑ کے پاس ایک کیڑا لگا ہوا ہے جو اس کو برباد کر رہا ہے۔ وہ کیڑا گناہ کی مثال ہے جو خدا کے ساتھ ہمارے رشتہ کو توڑ دیتا ہے اور ہماری روحانی زندگی مُرجھا جاتی ہے۔

الیو پنیٹ

ضرورت ۳/۳

ایک انٹرنس پاس ہیڈ مسٹرس اور دوسری مڈل پاس گرلس بورڈنگ سکول جگراؤں کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں معہ اسناد پرنسپل سکول مذکورہ کے نام آنی چاہئیں۔

مفید کہانی

بچوں کے لئے

ایک مشہور شکاری مارس نامے کے پاس ایک پرندہ ابلق پالا ہوا تھا جو کچھ بول سکتا تھا جب اُس کا مالک اُس کو بُلاتا تو وہ فوراً اُس کے جواب میں کہتا تھا کہ "میں یہاں ہوں"۔ مارس کے پڑوس میں ایک آدمی رہتا تھا جس کا لڑکا چارلس نامے تھا۔ جو اُس کو آکر دیکھا کرتا اور لینا چاہتا تھا۔ ایک روز وہ لڑکا مارس کی غیر حاضری میں آگیا اور جلدی سے اُس پرندہ کو اکیلا دیکھکر اُٹھا لیا اور جیب میں رکھ کر بھاگ چلا لیکن اس وقت وہ شکاری آپہنچا اور چارلس کو اپنے کمرے میں پھرتے دیکھکر آگے کی طرح اُس کے بہلانے کے لئے اپنے پرندے کو آواز دینے لگا اس پر پرندے نے اُس لڑکے کی جیب میں سے وہی آواز دی کہ "میں یہاں ہوں"۔ اور چور پکڑا گیا۔

دہلی کی شاہی راجہ بانی کا علاقہ ایک کمشنر کے ماتحت رکھینگے۔ اس کا فیصلہ ہوگیا ہے۔

افواج ہرات۔ قندہار۔ ترکستان و خوست کیلئے ۱۰ ہزار خیموں اور نئی وردیوں کا حکم دیا گیا ہے۔

بان (جرمنی) میں ایک پرائیوٹ معلم اور اسکے شاگرد کو بجرم دھوکا تین تین ماہ قید ہوئی۔ معلم نے اپنے شاگرد کے نام سے امتحان دیا لیکن راز کھلگیا دونو دھرے گئے۔

پرتگال میں حکومت شاہی کے طرفداروں نے پھر کوشش کی کہ حکومت جمہوریہ برہم کیجائے۔

مراسلات

کلام خُدا کی ضرورت ہے؟

گذشتہ سے پیوستہ

مگر جب سے انجیل آئی کیسا امن ہوگیا۔ اب گویا شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتی ہے۔ اس کا اور کوئی سبب نہیں صرف انجیل مبارک کا سبب ہے کہ وہ قوموں میں صلح اور سلامتی کو پھیلاتی ہے۔ کیونکہ اس بادشاہت کا بادشاہ خداوند مسیح صلح کا بادشاہ کہلاتا ہے اور جو اس کے جھنڈے تلے آتے ہیں وہ امن اور سلامتی کو حاصل کرتے ہیں۔ قریب سو برس سے اوپر ہوا کہ ملک ہند کیسے اندھیرے میں تھا۔ لوگ انجیل کا نام نہیں جانتے تھے۔ مگر اب اس ملک میں یہ کلام کیسا پھیل گیا ہے۔ ہزاروں لاکھوں نے اُسکو نجات کا کلام سمجھ کر اسکو قبول کیا اور اپنی جانوں کو بچایا ہے۔ اب ملک ہند میں قریبہ ۳۰ لاکھ مسیحی ہیں۔ جہاں پہلے نام کو بھی نہ تھے۔ ہاں وہ پھیلتی جاتی اور حیات کا نور لوگوں کو بخشتی ہے۔

۵۔ پانچویں اور آخری بات یہ ہے کہ ہم مسیحی لوگوں کا فرض کیا ہے یہ کہ ہم اس کلام کو پھیلاویں اور اس نور کو لوگوں میں روشن کریں۔ اگرچہ اور پیدا کر ہوا کہ یہ انجیل ملکوں میں پھیل گئی اور لوگ اس سے فیضیاب ہوئے۔ مگر اب تک بہت لوگ اور بہت قومیں ہیں جن تک یہ کلام نہیں پہنچا سو وے نجات کے بھوکے اور پیاسے ہیں اور ہزاروں لاکھوں روحیں برباد ہوتی جاتی ہیں۔ سو کیا ہم اُن کو حیات کا نور نہ دیں بلکہ اس کے واسطے پہلے ہم اپنے خداوند مسیح کا فرمان سنیں۔ جو اُس نے آخری حکم جاتے وقت اپنے شاگردوں کو فرمایا۔ یسوع نے پاس آکر اُن سے باتیں

گیں اور کہا کہ آسمان و زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔ پس تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو۔ سو عزیزو سب سے پہلے ہمیں اپنے خداوند مسیح کا حکم ماننا واجب ہے یہ ہمارا فرض کلی ہے۔ کہ ہم لوگوں کو یہ نجات کا مژدہ دیدیں یہ کام تین طریقوں سے ہم کر سکتے ہیں۔

(۱) ہم خود اپنے متعدد بھر انجیل کی منادی کریں۔ اس میں بڑے علم کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ زندہ ایمان کی ضرورت ہے۔ کہ ہم ایمان سے ایک دو آدمی کو روز یہ کلام سناویں۔ شاید ہم میں سب ایسے ہوشیار نہیں کہ بازار میں کھڑے ہو کر کلام سنا سکیں۔ مگر یہ ہم کر سکتے جہاں ہم کام کرتے ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ موقعہ بموقعہ بات چیت کر سکتے ہیں۔ پھر نیک چلنی ایک عمدہ منادی ہو جہاں کہیں ہم رہیں جہاں کہیں ہم کام کریں جن لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا ہو۔ جن کے ساتھ لین دین ہو ان پر ہمارے چال چلن کا اچھا اثر پڑے اور لوگ قائل ہو سکیں کہ بیشک ان کا مذہب سچا ہے اور ان کا گرو سچا ہے۔ اور یوں قائل ہو کر ایمان لاویں اور نجات پاویں۔

(۲)۔ یہ ایک دوسرا طریقہ ہے کہ ہم خداوند کے نام پر اپنی آمدنی سے کچھ نہ کچھ دیں ہم دیکھتے ہیں کہ غیر ملک کے لوگوں نے اپنے اس فرض کو کیسا پورا کیا اور کرتے جاتے ہیں کہ جن کی بدولت اور سخاوت سے اس ملک میں خدا کا کلام آیا۔ جنہوں نے اپنے روپیہ اور اپنی اولاد کو اس ملک کی خاطر دے دئے جس کا نتیجہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ جگہ بجگہ مشنیں ہیں۔ اور مشنری صاحبان کس قدر سرگرمی اور کوشش کے ساتھ کلام کو پھیلاتے جاتے ہیں۔ تو خیال کرو کہ ان سے زیادہ فرض ہمارا ہے کہ ہم اپنے لوگوں کو انجیل سنانے کیو اسطے اپنے مال سے دیں اور اپنی اولاد کو بھی دیں کہ مسیح کا دین ملک میں پھیلاوے۔ شکر کا مقام ہے کہ ہمارے ملک کے لوگ بھی اب جاگنے لگ گئے ہیں اور اپنے فرض کو پہچاننے لگ گئے ہیں۔ دیکھو ایک مشن حال ہی دیسی مسیحیوں کی طرف سے کھلگئی ہے جو نیشنل مشنری سوسائٹی کے نام سے نامزد ہے پھر ہر ایک کلیسیا میں بھی کچھ نہ کچھ خیال اس کے واسطے ہو گیا ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ ہمارے ملک کے لوگوں کو بچا دیں اور لوگ شوق کے ساتھ چندہ خداوند کے نام پر دیتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی زیادہ کوشش کرنا اور سخاوت کے ہاتھ کو بڑھانا ضرور ہے تاکہ کام اور بھی زیادہ پھیلاوے

۳۔ تیسری اور آخری بات کلام پھیلانے کے واسطے یہ ہے یعنے دعا۔

یہ بڑی ضروری اور بھاری بات ہے کہ ہم اس کام کو بڑھانے کے واسطے دعا کریں۔ خداوند مسیح نے فرمایا کہ پکی کھیتی تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں پس کھیت کے مالک کی منت کرو کہ وہ مزدوروں کو بھیجے۔ سو عزیزو دعا بڑی ضروری چیز ہے دعا سے بڑے بڑے مشکل کام انجام کو پہونچتے ہیں۔ ہمارے خداوند نے دعا میں جو شاگردوں کو سکھلائی بتلایا کہ تیری بادشاہت آوے اس کے دنیا میں آنے کے واسطے ہر روز دعا کرنا ضرور ہے۔ اپنی خانگی دعا میں عام گرجہ کی دعا میں ہم دعا کریں کہ اے باپ تیری بادشاہت آوے۔ خدا کرے کہ وہ دن جلد آوے کہ کوئی نہ کہے کہ اے بھائی یا بہن خداوند کو مان۔ بلکہ ہر ایک گھٹنا اُس کے حضور جھکے۔ اور ہر ایک زبان اُسکا اقرار کرے۔ آمین +

راقم دیوی رام پاسٹر یو۔ ایف مشن۔
اجمیر

جنگ کی اور خبر روما سے آئی کہ ٹریپولی کا مقام مصراتہ بھی فتح کیا گیا ہے۔

لڑائی سخت تھی حملہ آور اٹالین کو بزور سنگینوں کے دبا دے کرنے پڑے۔

محمدؐ صاحب کے حق میں پیشینگوئی کی نسبت جناب مولوی نور الدّین صاحب قادیانی کے وہم کا ازالہ

گذشتہ سے پیوستہ

قولہ ۔سینا کی جنوبی حد سے فاران شروع ہوتا ہے۔ مکہ و مدینہ اور تمام حجاز فاران میں ہے۔ الخ

اقول ۔قربان آپ کی جغرافیہ دانی پر۔ جناب کوئی سند تو دیتے کہ فاران سینا کے جنوب ملک حجاز میں ہے۔ صاحب کیوں اس روشنی کے زمانہ میں دھوکا دیتے ہو۔ فاران سینا کی جنوب میں نہیں بلکہ شمال میں ہے کہ جہاں سے بنی اسرائیل کا گذر ملک کنعان کو ہوا تھا۔ گنتی ۱۰: ۱۲ و ۱۲: ۱۶ و ۱۳: ۳ و ۲۶ نیز دیکھو بیان فاران جو اوپر مذکور ہوا۔

پھر نمبر ۳ میں مولوی صاحب واوی فاطمہ کا ملی و زبانی روائتوں سے ذکر کرتے ہیں۔ جو بچوں کی سی بے بنیاد دبے لگا دیتیں ہیں۔

پھر نمبر ۴ میں فاران کی بابت پوچھتے ہیں سو اس کا اوپر بیان ہو چکا ہے۔

پھر نمبر ۵ میں اسمٰعیل کے برکت کے وعدہ کو پیش لاتے ہیں جو محض نادانی پر مبنی ہے۔ کیونکہ اسمٰعیل کی برکت و برومندی کے وعدے سب دنیوی اور جسمانی تھے نہ کہ روحانی روحانی وعدہ وہ تھا جو ابراہیم سے کیا گیا کہ تجھ سے اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پائینگی۔ پیدائش ۱۲: ۳ و ۱۸: ۱۸ و ۲۲: ۱۸ پھر یہ بھی تیری نسل اضحٰق سے کہلائیگی پیدائش ۲۱: ۱۲ (عبرانی ۱۱: ۱۸ و گلاتی ۴: ۲۸ و ۲۹ و ۳۰) اور پھر اضحٰق سے کہا گیا کہ زمین کی سب قومیں تیری نسل سے برکت پائینگی۔ پیدائش ۲۶: ۴۔ پھر یہی وعدہ یعقوب سے بھی کیا گیا۔ پیدائش ۲۸: ۱۴ پس صاف ظاہر ہے کہ زمین کے تمام گھرانے وہ قومیں کہ جن میں اسمٰعیلی



بھی ہیں۔ اسرائیل (بنی اسرائیل) سے برکت پائینگے۔ نہ کہ اسمٰعیل (بنی اسمٰعیل) سے ایسی برکت صرف اسحٰق و یعقوب اور اس کی نسل کو ملی ہر کہ ان سے اور قوموں کو برکت ملی نہ کہ اسمٰعیل کو۔

پھر نمبر ۹ میں فاران کے معنے وادی غیر ذی زرع کے بتا کر اس سے مکہ مراد لیتے ہیں۔ پہلے تو مولوی صاحب نے اپنی دوسری کتاب صفحہ ۱۹ کی سطر ۹ میں مکہ کو ذی زرع قرار دیا تھا مگر اب غیر ذی زرع فرمایا۔ واہ کیا خوب مغالطہ ہے۔ لیکن واضح ہو کہ فاران کے معنے خوبصورت۔ رونق دار۔ زینت و آرائش کے ہیں۔ دیکھو کروڈنس کیپیٹ کنکارڈنس ینگ مین۔

قولہ ۔ نمبر ۷ یشعیاہ ۲۱: ۱۶ میں دیکھو قیداریوں کا عرب میں ہونا ثابت ہے۔ الخ

اقول ۔ مولوی صاحب وہ آیت بھی نقل کر دی ہوتی تو کیا اچھا ہوتا۔ سو ہم وہ نقل کر دیتے ہیں۔ یسعیاہ ۲۱: ۱۶ کیونکہ خداوند نے مجکو یوں فرمایا ہنوز ایک برس ہاں مزدور کیسے ایک ٹھیک برس میں قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی دیکھئے ناظرین مولوی صاحب نے آیت کو کیوں نہ لکھا۔ صرف یہی سبب ہے کہ آپ اس بے حشمت سے حشمت نبوت کی کارروائی ٹٹول رہے تھے۔ پس قیدار کے عرب میں رہنے سے حشمت نبوت اُسے ہرگز نہیں ملی۔ اور توریت اور یہوواہ کے خط میں جو خداوند کے لشکر بالکہ بیان ہوئے ہیں نہ معلوم کس سند سے وہ محمدی ملا کر بنائے جاتے ہیں جو جنگ احد میں محمد صاحب کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔

پھر مولوی صاحب نے ہاجرہ و اسمٰعیل کا غلط شلط جیسا من آیا بیان کیا ہے۔ اور پیدائش کی کتاب سے حوالے بھی دیئے ہیں۔ ناظرین ان حوالوں کو خود کتاب میں نکالکر دیکھ لیں۔

اور یاد رہے کہ اسمٰعیل کی نسبت جو لفظ وحشی کتاب مقدس میں آیا ہے۔ اور اس کے معنے مولوی صاحب نے بد لکر عربی جوڑے ہیں محض غلط ہیں کیونکہ عبرانی میں وہ لفظ פרא ہے جس کے معنے ہیں گورخر یا جنگلی گدہا دیکھو پیدائش ۱۶: ۱۲۔ جو آجتک اُن کی وحشت کا مصداق ہے اور یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہاجرہ۔ سارہ کی لونڈی تھی۔ پیدائش ۱۶: ۱ و ۲ و ۳۔ پھر ہاجرہ حاملہ ہوئی۔ تو اپنی بی بی سارہ کو حقیر جانا۔ پیدائش ۱۶: ۴ اور پھر جب اپنے کئے کی سزا پائی تو بھاگ گئی۔ پیدائش ۱۶: ۵ و ۶ اور پھر خدا کے فرشتے نے اُسے کہا کہ اپنی بی بی کے پاس پھر جا اور اُس کے تابع رہ۔ پیدائش ۱۶: ۸ و ۹ اور پھر جبکہ بجائے تابعداری کے پھر سرکشی کی اور ٹھٹھے مارنے لگی تو ہاجرہ و اسمٰعیل بموجب حکم خدا بالکل خارج کر دیئے گئے۔ پیدائش ۲۱: ۹ سے ۱۴ پس اس پر جس قدر چاہیں مولوی صاحب حاشیئے چڑہائیں لیکن اس سے نہ تو اسمٰعیل کی نبوت ثابت ہوتی ہے اور نہ محمد صاحب کی اور پھر مولوی صاحب نے بے سند بیان کیا ہے کہ ملکی اور قومی حکایات مان لو کہ مکہ فاران میں ہے یہ سب حکایات مولوی صاحب کے مغز میں ہیں جنکا اور کہیں پتہ نہیں ملتا اور نہ کوئی تواریخ و جغرافیہ گواہی دیتا کہ فاران ملک حجاز میں ہے اور جیسا کہ ہم نے ثابت کیا ہے کہ فاران سینا کی شمال میں ہے نہ کہ زمین حجاز میں جو سینا کے جنوب کی طرف خلیج عقبہ کے پار ہے جیسا کہ بنی اسرائیل کے سفر کے اس بیان سے جو کتاب مقدس میں درج ہے ثابت ہو چکا ہے پھر کیونکر مولوی صاحب کے بیان کو کہ جس کی بنیاد صرف بڑھیوں کی کہانیوں پر مبنی ہے قبول کیا جا سکتا ہے پھر بہت طول طویل مولوی صاحب نے اسمٰعیل کے بیٹوں کی سکونت وغیرہ کا بیان کیا ہے جو یہاں کے بیان سے کچھ بھی علاقہ نہیں رکھتا۔ اور نہ ایسے بے لگاؤ بیانوں سے فاران ملک حجاز میں بن سکتا ہے اور نہ اُس سے کوئی پیشینگوئی محمد صاحب پر صادق آ سکتی ہے۔ بلکہ حقیقۃً آپ صاحبوں کی مغالطہ دہی ثابت ہوتی ہے۔ اُتنا ہی محمد صاحب کے ناحق نبی بننے کا ثبوت روز افزوں ہوتا جاتا ہے۔

پس اب بھی وقت ہے کہ مغالطہ دہی کو چھوڑ دو توبہ کرو اور خداوند یسوع مسیح پر جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک و نجات دینے پر قادر ہے۔ ایمان لاؤ تو نجات پاؤ گے۔

الراقم طامس ہادل بشیر

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

میں نے ہفتہ گزشتہ کے اخبار کو جس میں ڈاکٹر خیر الدین صاحب کے علاج لاجواب کی بابت مسٹر الیس ٹھٹے خاں سکریٹری میونسپل کمیٹی نے لکھا تھا پڑھا میں اس خبر کی تصدیق کرتی ہوں اور میں ہی ہوں جس کی بات اخبار میں دیا گیا تھا مجھ کو تمام دیسی اور انگریزی ڈاکٹروں نے جواب دیدیا تھا۔ صاحب موصوف کی گولیوں کے صرف کی دوائی نے میرے کئی روپیوں کی بچت کی اور اب میں بالکل اچھی ہوں لہٰذا ملتجی ہوں کہ اگر کوئی بہن یا بھائی یا بچہ خواہ کسی قسم کی بیماری میں مبتلا کیوں نہ ہوں ان کے علاج بے نظیر سے فایدہ اُٹھائیں۔ خدا نے اُنکے ہاتھ میں عجب شفا بخشی ہے۔

میں ہوں آپ کی مسیح میں۔ ایل سین۔

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

جناب کے اخبار مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء میں ایک مضمون دربارہ علاج لاجواب جو کہ ڈاکٹر خیر الدین کی بابت لکھا گیا ہے میں اپنا ذاتی تجربہ بیان کرتا ہوں اُمید ہے جناب اپنے قیمتی پرچہ میں جگہ دیکر ممنون فرمائینگے میری بڑہی والدہ صاحبہ جن کی عمر قریباً ستر سال ہو عرصہ سے مرض کھانسی و نجلہ میں مبتلا تھیں۔

ہر چند علاج کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مگر ڈاکٹر خیر الدین کے علاج سے صرف دو ہفتہ میں آرام کلی ہو گیا۔ میرے بچوں کو بھی کھانسی بخار و بھوک نہ لگنے اور دبلے ہوتے جانے کی مرض تھی۔ ڈاکٹر صاحب کے علاج سے بچوں کو بھی آرام کلی ہو گیا۔ میں خود چند ایک امراض میں مبتلا تھا۔ ڈاکٹر خیر الدین کے علاج سے بفضل خدا بالکل آرام ہو گیا۔ اس لئے میں نہایت زور سے ڈاکٹر صاحب کی تعریف کرتا ہوں۔ میرے علاوہ تمام قصبہ ڈاکٹر صاحب کا ممنون احسان ہے آپ امیر و غریب ہر ایک بشر کے خواہ دن ہو خواہ رات بغیر کسی معاوضہ کے معاون ہوتے ہیں۔ اور نہایت ہمدردی و جانفشانی سے علاج معالجہ کرتے ہیں۔ نہایت دیرینہ امراض کا علاج نہایت کامیابی سے کرتے ہیں ڈاکٹر صاحب نہایت بردبار خوش خلق اور دور از طمع ہیں۔ ایسے ڈاکٹر صاحب کی پبلک کو ضرور قدر کرنی چاہئے۔

خاکسار سیوک نہال چند سرورے انسپکٹر ریلوے اسٹیشن اوکاڑہ۔ ضلع منٹگمری۔

جھوٹا وجد

پیارے ناظرین آپ نے اکثر قوال لوگوں کو سنا ہیں۔ بلّھے شاہ کی کافیاں گاتے سنا ہو گا اور یہ بھی دیکھنے میں آیا ہو گا کہ جہول لوگ اس گانے پر کیسے مست ہو جاتے اور بیٹھے بیٹھے سر ہلانے لگتے اور آخر لوٹن کبوتر کی طرح لوٹ پوٹ ہو منہ سے حق کے نعرے مارتے ہیں کیا یہ ان کافیوں کا اثر ہے۔ جن کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

ڈکورس) بلھیا کیا جاناں میں کون۔

(۱) نہ میں مومن وچ مسیتی
نہ میں وچ کفر دی ریتی
نہ میں پاکاں وچ پلیتی
نہ میں آدا گون ہاں

(۲) نہ میں ابراہیم سدایا
نہ میں وچ چکھیا وے پایا
نہ میں اپنا آپ بنایا
نہ آتش نہ پون۔

اب ناظرین غور فرمائیے کہ بلھے شاہ اپنے وجود کی بابت کچھ نہیں جانتا تھا یا اُس کا خدائی دعوے ہے جیسا کہ اس کے دوسرے قول سے ثابت ہوتا ہے۔

مٹی دا قلبوت بنایا وچ وڑ بیٹھا آپے
آپے وسیاں آپے تیر آپے ہرن چھپایا ہے
آپے تجے آپے مرے آپے کرے سیاپے
بلھے شاہ وی ذات کی کہیں عشق لگے تے جاپے

اور اگر میں غلطی نہیں کرتا تو شاید تعلیم بھی آنحضرت کی ہے۔

کتے رومی ہو کتے زنگی ہو۔ کتے ٹوپی پوش ننگی ہو کتے مے خانے وچ بھنگی ہو کتے اُمد ول رے وسدے ہو دوئی دور کرو کوئی ہور نہیں سب سادہ کہو کوئی چور نہیں لوگوں نے اس کو کافر کا فتوے دیا۔ تب آپ نے یہ کہا بلیا تینوں کافر کافر کہندے ہیں توں آکھو آکھو آکھ۔

اے خدا کے طالبو۔ آپ نے بلّھے شاہ کی کافیاں بہت سنی ہیں۔ ذرا مہربانی کر کے مسیح اور اُس کی تعلیم کو بھی پرکھو۔ تب آپ خدا کے سچے عاشق ہو جاؤ گے اور سچے وجد میں آ کر حق کا نعرہ مارو گے۔

راقم جیون خاں ریاست کپورتھلہ

ضرورت

ایک عیسائی ہاسپٹل اسسٹنٹ کی سرحدی علاقہ میں کام کرنے کی ضرورت ہے۔

المشتہر۔ پادری اے۔ ڈی ڈکسی کوئٹہ بلوچستان۔

ڈین ہائی سکول بہاولپور

ناظرین! اخبار وکیل مطبوعہ ۲۹ جون ۱۹۱۲ء میں ایک مضمون بعنوان منصب جلیلہ میری نظر سے گذرا۔ جو ظاہری صورت میں دیکھا جائے تو بالکل حق بجانب ہے۔ مگر ریاست بہاولپور کی تعلیمی حالت کو سوائے اُس شخص کے جو اس جگہ کا رہنے والا ہو کوئی ٹھیک طور سے پیش نہیں کر سکتا۔ ہم وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے افسران تعلیم اور ڈین ہائی سکول ایک اعلیٰ درجہ کا ہے۔ جس قدر محنت کے وہ عادی ہیں ویسے شاید ہی کہیں دستیاب ہو سکیں علاوہ ازاں ہمارے علم دوست عالیجناب مولینا مولوی محمد الدین صاحب بی۔ اے فیلو پنجاب یونیورسٹی و ڈائرکٹر سررشتہ تعلیم ریاست ہذا جو ایک مانے ہوئے تعلیم کے بہی خواہ انسان ہیں۔ رات دن تعلیم کی ترقی میں کوشاں رہتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ کمی تعلیم کی ذمہ دار اس جگہ کی پبلک ہے۔ جو برائے نام اپنے لڑکوں کو سکول میں داخل کر کے سکول کی بدنامی کا موجب ہوتی ہے اور جو ضروریات تعلیم کے لئے ضروری ہیں ان کی طرف رغبت تک نہیں کرتی جناب مولوی فاضل محمد صاحب بی اے جو عرصہ دو سال سے سکول کی ہیڈ ماسٹری کا کام انجام دے رہے ہیں ان کی بدولت مدرسہ نے خاصی ترقی حاصل کی ہے۔ باقی مدرسین کی کوشش بھی قابل قدر ہے۔

میں بوجہ عدیم الفرصتی اس ہفتہ مفصل بحث کرنے سے مجبور ہوں۔ ہاں بعد میں وقتاً فوقتاً اپنے ان کرمفرماؤں کو جو اپنی حالت کو درست نہیں کرتے۔ جب ہائی سکول کے سٹاف اور افسران تعلیم پر ناجائز طور پر حملہ کرینگے تو دندان شکن جواب دونگا۔

(نامہ نگار اخبارات)

چھاپہ خانہ کا ایجاد

از قلم منشی ہنگومل اسس کشتہ فیض آبادی نامہ نگار نور افشاں

اس صنعت کی ایجاد نے علوم و فنون کے قالب میں ایک تازہ روح پھونک دی ہے۔ جب قلم سے کتابت ہوتی تھی کتابوں کی تصنیف و تالیف اور اُن کی اشاعت کم ہوتی تھی۔ اس لئے علم و ہنر کا بازار سرد تھا۔ مگر چھاپہ کے ایجاد نے کتابوں کو پانی کے مول کر دیا اور بہت سا وقت اور بڑی محنت جو کتابوں کے لکھنے میں صرف ہوتی تھی بچا دی۔ اگلے وقتوں میں جب روم و یونان پر تباہی آئی تو جنگ و جدل کے زمانہ میں اکثر حکما کی تصنیفات جن کے نسخے بہت کم تھے غارت ہو گئیں پھر وہ ایسی مفقود ہوئیں کہ دنیا میں اُن کا نام و نشان نہ رہا۔ اب چھاپہ کی بدولت ہزارہا نسخے تیار ہو سکتے ہیں۔ اسلئے کتابوں کے بالکل نیست و نابود ہو جانے کا خطرہ بہت کم ہو گیا ہے۔ مگر جس طرح چھاپہ کی بدولت عمدہ کتابیں اور مفید مضامین رواج پاتے ہیں جنکا مطالعہ انسان کے لئے مفید ہے اسی طرح بڑے مضامین اور مضرت ناک مخرب اخلاق کتابیں بھی شائع ہو سکتی ہیں۔ اسی نظر سے چھاپہ خانہ کے واسطے گورنمنٹ نے خاص قانون بنا دیا ہے تاکہ کوئی شخص اس مفید آلہ کو برے کام میں نہ لائے۔

چھاپہ کے ایجاد کا دعوٰی اہل ہالینڈ اور اہل جرمنی دونوں کرتے ہیں مگر تحقیق یہ ہے کہ موجد اس کا ہالینڈ ہے۔ البتہ اہل جرمنی نے اس کو رونق و ترقی دی ہے۔ کہتے ہیں کہ [illegible]ء میں ایک شخص نے بطور تفنن درخت پر کچھ نقش و نگار کھودے اور سیاہی لگا کر کاغذ چپکا دیا۔ اُس کاغذ پر اچھے خاصے نقش اُٹھے۔ پھر تو لکڑی کھود کر چھاپنے کا رواج شروع ہو گیا۔ ۱۲ برس کے بعد ایک شخص جو چھاپہ خانہ کا ملازم تھا ہالینڈ سے بھاگ کر جرمنی میں آیا اور آلات طبع چرا کر اپنے ساتھ لایا اور یہاں اس صنعت کو رواج دیا۔ جب اس نے دیکھا کہ لکڑی جلد گھستی ہے اور حرف خراب ہو جاتے ہیں تو شیشہ پر حرف بنانے کی ترکیب نکالی۔ مگر اس طرح حرفوں کے کندہ کرنے میں بھی بہت وقت صرف ہوتا تھا پھر اُس نے ایک شخص کو پانتر یکی حال بتایا اور اُس کو نصفا نصف منافع کا ساجھی کر لیا۔ باہم قول و قرار ہو گیا کیونکہ اس وقت تک یہ صنعت بطور خفیہ راز کے تھی۔ اس شخص نے اول فولادی حرف تیار کئے اور ان کا ٹھپہ تانبے پر اُٹھایا۔ اس طرح تانبے کا قالب بنا کر اس میں سیسے کے حرف ڈھالنے لگا پھر تو چھاپے میں آسانی ہو گئی۔ [illegible]ء میں ایک بادہ اس شہر کو جہاں یہ چھاپنے والے رہتے تھے غنیم نے فتح کر لیا۔ باشندے خوف جان سے بھاگ نکلے۔ یہ لوگ بھی اپنے وطن کو چھوڑ ادھر اُدھر نکل گئے۔ اس وقت سے اور ملکوں میں بھی اس صنعت نے رواج پایا۔ ملک انگلستان میں یہ صنعت [illegible]ء سے شروع ہوئی ہے۔ مگر اکسفورڈ کے مدرسہ میں بعض کتابیں [illegible]ء کی بھی مطبوعہ ملتی ہیں۔ انگلستان میں چھاپہ کے آنے کا قصہ یوں مشہور ہے کہ شاہ انگلستان نے ایک معتمد ملازم زر کثیر دے کر ہالینڈ کو روانہ کیا کہ کسی تدبیر سے اس صنعت کو حاصل کرے۔ اُس نے بھیس بدل کر کچھ عرصہ تک اس ملک میں قیام کیا۔ کیونکہ اس وقت تک یہ صنعت غیروں سے مخفی تھی۔ اور اگر معلوم ہوتا کہ کوئی شخص غیر ملک کا اس کو سیکھنے کو آیا ہے تو وہ اس قصور پر قید کر دیا جاتا تھا۔ غرضیکہ انگلستانی عیار نے اپنے حسن تدبیر سے چھاپہ خانہ کے ایک ملازم کو جو اس فن سے بخوبی واقف تھا پرچا لیا۔ اور زر کثیر دے کر اس کو انگلستان آنے پر رضامند کیا۔ ایک روز خفیہ طور پر یہ دونوں آدمی نکلے اور سمندر کے ساحل پر پہونچ کر کے اس جہاز پر سوار ہو گئے جو شاہ انگلستان کی طرف سے اس خدمت کے واسطے متعین تھا۔ جب چھاپہ کا ہمراہ انگلستان جا پہونچا تو بادشاہ نے لندن میں اس کارخانہ کا بنانا مصلحت نہ جانکر اس کاریگر کو اکسفورڈ میں بھیجدیا جہاں اُس نے کارخانہ کی بنا ڈالی اور چند انگریزوں کو یہ فن سکھلایا پھر تو روز بروز اس عجیب اور مفید صنعت کا رواج بڑھتا گیا اور بہت کچھ ترقی اس میں ہوئی۔ یہاں تک کہ چھاپہ کی کلیں بخاری انجن کے ذریعہ سے چلائی جاتی ہیں۔ اور ایک روز میں اتنا کاغذ چھاپ دیتی ہیں جتنا ہاتھ کی کلیں مہینوں میں نہ چھاپ سکیں۔ انگریزوں کی بدولت یہ صنعت ہندوستان میں پہونچی اور اس کی برکت سے کتابوں کی وہ ارزانی ہوئی کہ ہر ادنیٰ و غریب شخص بھی خرید سکتا ہے۔

الہ آباد میں روحانی بیداری کے جلاس

از ۱۳- اپریل لغایت ۱۸- اپریل ۱۹۱۲ء

(ع) میرے مولیٰ نے سنوارے کئی بگڑے ہی چنگے
میرے مسیح نے سنوارے کئی بگڑے ہی چنگے

امسال بوجوہات چند در چند بندہ سیالکوٹ کنونشن کی شمولیت سے محروم رہا مگر میرے خداوند نے گھر بیٹھے ہی اپنے بندے پادری جان نورمن صاحب مقیم [illegible] کو یہاں بھیجدیا کہ خفتہ اصحاب کو بیدار کریں اور نقارے کی چوٹ سے مسیحیوں کو ایمان کی مضبوطی اور غیر مسیحیوں کو نجات اور ابدی آرام کا پیغام سنا دیں۔ چنانچہ پادری صاحب موصوف جو تعریف کے محتاج نہیں یہاں تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے اجلاس کا ایسا انتظام کیا کہ مسیحی اور غیر مسیحی کو مساوی فائدہ ان کے درس سے پہونچے آپ سوا پانچ بجے شام سے سوا چھ بجے تک جمنا مشن چرچ میں مسیحیوں کو درس سناتے تھے اور بعد ازاں ہر روز پونے سات بجے شام سے سوا آٹھ بجے تک شہر کے منادی گھر میں غیر مسیحیوں کو نجات کا

پیغام سنکر ان کو قایل کرتے رہے کہ وہ لوگ اپنے گناہوں کی معافی صرف خداوند یسوع مسیح کے خون ہی سے پا سکتے ہیں۔ تعداد حاضرین کوئی دو سو کے لگ بھگ رہتی تھی۔ خداوند نے آپ کو وہ طرز بیان عطا کی ہے کہ لوگوں کے دلوں کو مٹھی میں لے لیتے ہیں اور بیان کو ایسا موثر بناتے ہیں کہ واقعی روح کی تاثیر سے گفتگو فرما رہے ہیں۔ فی زمانہ ایسے ہی پادری پیٹرسن صاحب گجراتی جیسے منادوں کی ضرورت ہے۔ ہائے مجھے ایک اور نام بھی یاد آگیا جسے میں بن روئے ناظرین کے پیش نہیں کر سکتا اور کلیجہ دھک سے رہ جاتا ہے۔ ...... کیوں نہ اس مبارک نام کو اپنے آنسوؤں کی سیاہی سے رنج کی قلم کے ساتھ عارض جدائی کے قرطاس پر لکھوں وہ میرے بزرگ دوست جناب پادری جے۔ این ہائیڈ صاحب مرحوم ہیں جو ہماری پنجاب سیالکوٹ کونونشن کی روح رواں تھے اور راقم کو ان سے گہرا تعلق تھا مجھے خداوند مسیح میں وابستہ کرنا اور میرے ایمان کو مضبوط بنانا اسی مرد خدا کا کام تھا۔ واقعی خدا کی روح اس خادم میں کام کر رہی تھی جس نے دم واپسیں بھی امریکہ میں پیارے اور موثر پنجابی الفاظ میں اپنے خداوند کی محبت کا اظہار ذیل کے الفاظ سے کیا **"بول خداوند یسوع مسیح کی جے"**۔ نامعلوم ان کا نعم البدل کب تک ہم کو ملے۔ خدا سے دعا ہے کہ وہ پادری جان فورمن صاحب کو جو پنجاب کونونشن کی جان ہیں دیر تک زندہ رکھے جو ان کے ذریعہ سے خداوند یسوع مسیح کا جلال ظاہر ہو۔ حاضرین میں سے بہت سے لوگ حسب قاعدہ اعتراضات کرنا چاہتے تھے (بالخصوص آریا) مگر ان کو اس لئے اجازت نہیں دی گئی کہ وہ صرف استہزا کی خاطر سوالات کرتے تھے۔ اور صاحب موصوف کا مطلب پیغام پہنچانے سے تھا نہ کہ مناظرہ یا مباحثہ کرنے سے۔ تمام مختلف مشنوں کے کارندے اور پادری صاحبان بھی حاضر ہو کر آپ کے درسوں سے مستفیض ہوتے رہے۔ بالخصوص راقم مضمون کو ان درسوں سے از حد روحانی فایدہ پہونچا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اس برکت سے اپنے دیگر برادران کو بھی حصہ دوں ایسا نہ ہو کہ کوئی محروم رہ جاوے لہذا آپ کے تمام درسوں کا لب لباب بذریعہ اخبار ہذا آسیمی مبشران وغیرہ اقوام کے لئے شایع کر کے خداوند کے جلال کو رونق دوں۔ پیشتر اس کے کہ میں اپنی قلم ان مضامین کے لئے اٹھاؤں میری فقط ایک عرض ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ خداوند سے برکت کے ملتجی ہو کر ضرور پہلے دعا کریں اور پھر صدق دل سے ان کو پڑھیے اور ان پر عملدرآمد کرنے سے آپ کو از حد روحانی فایدہ ہوگا۔ خدا کرے کہ یہ آواز تمام دنیا کی حدوں تک گونج جاوے "کہ تمہارے لئے داؤد کے شہر میں ایک نجات دہندہ پیدا ہوا ہے جس کا نام یسوع ہے۔"

آپ کا پہلا درس یہ تھا کہ۔

"گناہ اور اس کے نتایج سے بچنا نہایت دشوار ہے"

ذیل کے حوالجات شروع کرنے سے پیشتر دیکھ لیجیے۔

اولاً۔ پولوس رسول کا خط رومیوں کو۔ تیسرا باب ۹ آیت سے ۲۰ تک۔

ثانیاً۔ یوحنا رسول کے مکاشفات ۱۵:۲۲ باب

ان ہر دو متذکرہ بالا حوالجات میں گناہ کا پورا پورا بیان کیا گیا ہے۔ اس کی چنداں ضرورت نہیں کہ ہم بتاویں کہ گناہ کیا ہے۔ ہر ایک کم و بیش جانتا ہے کہ یہ کیا شے ہے اور ہماری طبیعت پر قبضہ پکڑ یا قدرت رکھکر یہ ہمیں اپنے خدا سے کس قدر دور کر دیتا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں دیکھنا چاہئے کہ یہ جو دنیا کے ہر چہار طرف اپنا تسلط جمائے ہے کس طرح بیخ و بن کا قلع قمع ہو سکتا ہے۔ شکر ہو اس ایزد متعال کا جس نے اس بیماری کو لاعلاج نہیں چھوڑا۔ ہاں ہم یہ مانتے ہیں کہ جس طرح سے کسی درخت کی جڑ گہری ہوتی ہے اور کسی کی نہیں۔ اسی طرح سے گناہ بھی ہر ایک انسان میں کم و بیش ضرور بالضرور پایا جاتا ہے۔ اس کا بیج جو ہماری سرشت میں بویا گیا ہے ضرور اگتا ہے۔ اور اپنا کڑوا پھل اس دنیا میں لاتا جسے ہر ایک کھا کر تھوتھو کرتا ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے اس گناہ کے درخت پر تبر رکھکر اس کو جڑ سے کاٹ دیا اور اس کی بجائے ایک شانتی محبت امن اور چین کا درخت لگا دیا۔ یہ درخت نجات اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اس درخت کا سایہ پھل پھول۔ پتے چھلکے سب ہی کام کی چیزیں ہیں ایک بھی ایسی نہیں جو بیکار ہو۔ اے گنہگار تو جو گناہ کے آفتاب دوڑ دھوپ سے تھک گیا ہے۔ اپنا بوجھ اس منجی خداوند یسوع مسیح کو دے اور اس درخت کے سایہ تلے بیٹھکر ہمیشہ کی زندگی کا پانی پی کر اور ہمیشہ کی زندگی کی روٹی کھا کر سیر ہو جا تا زیست نہ پیاسا ہو اور نہ بھوکا ہو۔

دوم۔ گناہ مثل ایک مہلک مرض کے ہے۔ بیماری ایک طرح سے گناہ کا نتیجہ یا قصور ہے۔ یہ بیماری والدین سے اولاد کو ورثہ یا ترکہ میں پہونچتی ہے۔ اور اس کا علاج ایک ہی حکیم حاذق خداوند یسوع مسیح کے پاس ہے جو ایک دفعہ ایسا ٹیکا نجات کا لگاتا ہے کہ ہم نجات یافتہ ہو کر ہمیشہ کے واسطے گناہ کی مہلک بیماری سے شفایاب ہو جاتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ گناہ ایک طرح سے پوری موت ہے۔ اس میں انسان گھل گھل کر اپنی جان شیریں مفت میں برباد کر دیتا ہے۔ باقی دارد

۲ **ضرورت** ۱

ایک نوجوان مسیحی استاد کی ضرورت جو انٹرنس تک پڑھا ہوا ہو اور فارسی میں امتحان پاس کیا ہوا ہو۔ سامبھر کے مشن سکول میں پڑھاوے۔ عرضی میں سرٹیفکیٹوں کی نقل مع تنخواہ ذیل پتہ پر بھیجا جائے۔

المشتہر۔ پادری اے۔ آر۔ لو۔ جے پور۔ راجپوتانہ۔

شعر و سخن

دل کا بھوت

The devil of the mind.

By G. Mull

مسافر کو شب بھر نہیں چین آیا۔
توجہ تھی سن لے کہ بانگ درا کو
کبھی گرد میں وہ بدلتا تھا مضطر
ستاروں کی تھی محو دل سے فضا۔
کبھی ہو کے مضطر وہ تھا چونک پڑتا
سمجھتا تھا وہ کہ نمایاں ہوئی صبح
مگر اب تلک شب کا عالم رہی تھا۔
وہ سنسان جنگل کی سان سان کا ہونا
کبھی دور کے چھوٹے پودے بھی اسکو
کبھی اسکی ٹیلوں پہ پڑتی نظر تھی
کبھی وہ نہ جنگل میں ٹھہرا تھا شب کو
کہانی جو بھوتوں کی تھی سمجھا سچ ہے۔
ہوا سے کہیں تھرتھراتے جو پودے۔
سمجھتا یہ جن ہیں مرے پاس آتے
اسی طرح شب اسکی گوری وہاں پر
ہوئی صبح کاذب نمایاں واں کچھ کچھ
لگی بولنے ایک کالی سی چڑیا
لگا کہنے آیا ہی اے میری ہمدم
لگا پھیلنے نور صبح کا آخر
انہی ٹیلوں پودوں کی جانب جو دیکھا
نہیں کوئی جن دہر میں سب لغو ہو
سیاہی میں ہم دیکھتے ہیں جو جنہاں
مگر ڈر کا اک بھوت ہے دل میں ایسا۔
وہ ننھی سی جاں کیوں تڑپ کر نہ دم دے

تصور رہا دل میں منزل کا اُسکے
تو رخت سفر باندھ کر اپنا چلدے۔
کبھی تکنے لگتا تھا وہ آسماں کو
نہ تھا لطف ماہ کچھ بھی واماندہ جاں کو
صدائے پپیہا جو بھی کان پڑتی۔
تھی اس وہم سے اس میں کچھ جان پڑتی
سیاہی تھی باقی ستارے تھے روشن
ڈرانے کو تھا اُس کے وہ کے وہ دشمن
نظر آنے لگتے تھے انساں کی صورت
بیچارے پہ چھا جاتی تھی اور ہیبت
نہ دیکھے تھے اُس نے مصیبت کے یہ دن
مرے کھانے کو نکلے ہیں ان سے یہ جن
صدا آتی پتوں کے ہلنے کی اُس کو
توقع نہ کچھ رہتی جینے کی اُس کو
کہ آخر کو وقت آیا پچھلے پہر کا۔
لگا مٹنے دھوکا سب اُسکی نظر کا
ہوا دیکھکر شاد اُسکو وہ بے کس
تری دید سے ہے نہ بھی تھی ڈھارس
لگی نظر آنے اُسے صاف ہر شیا
وہ سمجھا تھا تب کو مجھے ان کا دھوکا
کہانی ہے اُنکی جو ہیں مجھ سے بزدل
نظر اس سے کھا جاتی ہے دھوکا بالکل
لرزتے ہیں جس سے جواں مرد اکثر
اگر ہے ڈر کا یہ بھوت آہ جس پہ اگر۔

انتخاب الاخبار

کیا برٹش راج اچھا ہے

تجربہ سے ثابت ہو چکا ہے کہ برٹش حکومت سے بہتر حکومت آجکل کوئی نہیں ہے جس میں فریادی کے علاوہ ملزم کو بھی اپنی صفائی پیش کرنے کا کافی سے زیادہ موقعہ دیا جاتا ہے۔ اگر ملزم قتل کا مرتکب ہوتا ہے تو سرکار اس کو وکیل بہم پہونچاتی ہے۔ اس خیال سے کہ وہ کہیں بے گناہ سزا نہ پائے۔ تلسا سنگھ جس نے بابو حبیب علی کو قتل کیا تھا۔ جب اس کا مقدمہ سشن جج لاہور کے اجلاس میں پیش ہوا۔ تب سشن جج کو معلوم ہوا کہ ملزم کی طرف سے کوئی وکیل نہیں ہے تو خود ایک وکیل مہیا کیا اور اُسے ملزم کے خلاف مقدمہ کے کاغذات ملاحظہ کرنے کے لئے وقت دیا۔ ملزم سے صفائی بھی مانگی۔ یہ تو برٹش کا انصاف ہے لیکن گزشتہ زمانہ میں کیا اب بھی کئی ایسی سلطنتیں ہیں جو قاتل یا ملزم کی صفائی سننے کے بغیر ہی اور صرف اس کے جرم کی نوعیت سے متاثر ہو کر پھانسی یا سخت سزا کا حکم دیدیتی ہیں۔ اگر تلسا سنگھ اب سے دو سال پیشتر قتل کا مرتکب ہوتا تو اُسے صفائی پیش کرنے یا اُس کے وکیل کی بحث سننے کے بغیر ہی اُسے تین لکڑیوں پہ لٹکایا جاتا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ برٹش حکومت کیسی حکومت ہے۔

(راجپوت گزٹ)

راولپنڈی کا ایک سادھو

کوئی دو ہفتہ کا ذکر ہے۔ راولپنڈی میں ایک سادھو آیا جس نے اپنا آسن شمسان بھومی پر جا لگایا۔ ایک شخص نے ہمیں بتایا کہ مہاتما آئے ہیں اور شمسان بھومی میں رہتے ہیں۔ ان مہاتما کے پاس مردہ انسان کی کھوپری بھی ہے۔ ایڈیٹر شانتی رات کے نو بجے اکیلا ہی شمسان بھومی پر گیا۔ تو جب وہ شمسان بھومی میں پہونچا تو کیا دیکھتا ہے شراب کی بوتل پاس پڑی ہے اور گوشت ہانڈی تیار ہے گلاس اُڑ رہا ہے۔ جب مہاتما نے ایڈیٹر کی طرف دیکھا تو غصہ میں آکر بولے کہ کیوں رات کو یہاں پر آئے۔ اور اپنے غصے کا اظہار بھی سخت زبان میں کیا۔ مگر ایڈیٹر شانتی باوجود اس سختی کے بھی مہاتما کے پاس بیٹھ گیا۔

مہاتما۔ تم کون ہو؟

ایڈیٹر۔ میں اخبار شانتی کا ایڈیٹر ہوں۔

مہاتما۔ تم یہاں کیوں آئے ہو؟

ایڈیٹر۔ صرف مہاراج کے درشنوں کے واسطے۔ کیونکہ شہر میں آپ کی تعریفیں گشت کر رہی ہیں۔

مہاتما۔ اچھا تم اخبار کے ایڈیٹر ہو۔ تو کیا میرے برخلاف لکھنے کے واسطے مجھے رات کو دیکھنے کے واسطے آئے ہو؟

ایڈیٹر۔ نہیں مہاراج جی صرف آپ کے حالات سے لوگوں کو واقف کرنے کے لئے اس وقت آیا ہوں۔

مہاتما۔ ایڈیٹر صاحب جو میں نے سخت کلامی کی ہے وہ معاف کرنا۔ دیکھو پہلے میں حافظ آباد میں تھا تو مجھے معلوم ہوا کہ شانتی اخبار نے لکھا ہے کہ میں مردے کھاتا ہوں۔

ایڈیٹر۔ میں آپ کو تو نہیں جانتا۔ لیکن آپ جیسے مہاتماؤں کا ذکر اکثر ہوتا ہے۔ کیا آپ بھی مردہ کھایا کرتے ہیں جو یہ مردہ آدمی کی کھوپڑی رکھی ہوئی ہے؟

مہاتما۔ ہاں۔ اچھا انوسار۔

چونکہ باتوں میں رات گذر گئی تھی۔ اس لئے ایڈیٹر شانتی شمسان بھومی میں مہاتما کو چھوڑ کر شہر میں اپنے مکان پر چلا آیا۔ دوسرے دن معلوم ہوا کہ یہ سادھو راولپنڈی سید پوری دروازہ کا باشندہ ہے۔ اس کا نام تیجا سنگھ ہے۔ یہ شخص وکیل کا منشی تھا اور دن رات شراب نوشی ہی میں مشغول رہتا تھا۔ پھر پاگلخانہ میں رہا۔ اسکے بعد اب مہاتما بنگیا ہے۔ شراب کی بوتل ڈیڑھ بوتل پی جاتا ہے لوگوں کے سامنے بکرے کے خون کا کٹورہ بھر کر پی گیا۔ کچا گوشت بھی کھا گیا اچھے اچھے ہندو اس تیجا سنگھ کے پاس آتے اور کہتے ہیں کہ پیشور اس نے حاصل کر لیا ہے۔

غضب ہے ایک شخص پاگل ہو یا نشہ باز ہو اور وہ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے یہ سانگ رچے ہو تو بھی ہندو اُسکو خدا شناس خیال کرتے ہیں کسی قسم کا عیب وار کیوں نہ ہو۔ سادھو بنکر اپنی پوجا ہندوؤں سے کرا سکتا ہے عورتیں تو بس یہ خیال کرتی ہیں کہ پرماتما نے اوتار دھارن کر لیا۔ شراب اور گوشت کھانے والے کو بھیدا اور کالی کا اوپاسک خیال کیا جاتا ہے۔ اس ضعیف الاعتقادی کا نتیجہ یہ ہے کہ اوچھے

اور شعبدے نشہ باز عیاشوں نے ہندوؤں کو ہضم کر لیا کیسے کیسے رنگ برنگی گروہ مفت میں ٹرکانے والے دکھائی دیتے ہیں۔ وڈ ڈمے ہاتھوں میں لیکر لوگوں سے زبردستی پیسے وصول کرتے پھرتے ہیں اگر کوئی نہ دیوے تو صلواتیں سنانے لگتے ہیں۔ کوئی ٹلیاں بجاتا ہوا پیسے جمع کر رہا ہے۔ کوئی تھالیاں بجا کر اپنی پوجا کرا رہا ہے۔ غرضیکہ ہندوؤں کی سور کتا سے بیچتر اور چالاک لوگ اپنا پورا فایدہ اُٹھا رہے ہیں۔ گرہستی کماتے ہیں اور یہ مسٹنڈے کھاتے ہیں۔ راولپنڈی کا تیجا سنگھ نامی سادھو جسکا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں ڈیڑھ بوتل شراب کی روز اُڑاتا ہے ہندو یہ ٹکے دیتے ہیں حالانکہ وہ شرابی تھا۔ کام کرکے کھانے سے اُس نے ہندوؤں کی عقل سے فایدہ اُٹھانا مناسب خیال کیا۔ اب بغیر مشقت کے شراب کی بوتلیں بھی مل جاتی ہیں بکرے بھی چڑھائے جاتے ہیں۔ پیر پوجے جاتے ہیں اور مہاراج مہاراج مفت میں ہوتی ہے۔ جس ملک یا جس قوم میں جاہلوں مورکھوں عیاشوں راہزنوں کو پرمیشور کا اوتار سمجھا جاتا ہو۔ اگر اس قوم پر تباہی کے دن نہ آویں۔ اور کس پر آویں۔ جہاں مورکھوں کی عزت کی جاتی ہے اور عقلمندوں دروانوں کو کوئی پوچھتا نہیں ہے وہاں تنزلی تباہی مفلسی ڈیرہ جمالیتی ہے۔

ہندو خون تو کیوں سرد ہوگیا۔ رشی ستان تو کیوں اتنی سرد ہوگئی۔ جاہل لوگ قوم کو غارت کر رہے ہیں۔ تو جاگ اور اپنی حالت پر نگاہ ڈال کہ جاتی کی کیا حالت ہے۔ اگر تیری رفتار اسی طرح رہی تو یاد رکھ کہ ہندو جاتی کا نام صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگا

شانتی

فیروزپور کے ضلع کے دو گاؤں گنگا اور سیوال میں جہاں کے لوگ بہت شریر تھے گورنمنٹ نے حکم دیا ہے کہ دو برس کے لئے زائد پولیس رکھی جاوے۔ جسکا خرچہ ان ہی دونوں گاؤں کے ذمہ دار ہوگا۔

بچوں کی پوشاک کا نیا اور نہایت سستا طریقہ

ناظرین اخبار ایسا کون شخص ہے جو تھوڑا خرچ کرنا اور اپنے بچوں و مستورات کو ہر وقت نئے نئے اور زرق برق لباس میں دیکھنا نہیں چاہتا مگر بوجہ کم آمدنی و لاگت گراں مال مایوس رہجاتا ہے۔ آپ آپ خوش ہو جئے کہ یہ مایوسی بالکل دور ہوگئی فوراً ایک کارڈ لکھکر اس کارخانہ سے فوق البھڑک نئے فیشن کے اعلےٰ اعلیٰ قسم کے ریاہ پرزہ ٹکڑے منگا لیجئے جس میں چھوٹے چھوٹے بچوں کے سب طرح کے کپڑے اور مستورات و مردوں کی واسکٹیں نیز مستورات بہت طرح کے نہایت کام کے زرق کپڑے بار امر نکل آتے ہیں۔ لہذا یہ ایک نیا اور نہایت سستا طریقہ زرق برق لباس تیار کرنیکا ہے۔ کہ قیمت سے ایک بڑھیا قیمت غرض ہر قسم کا کپڑا اس میں نکلتا ہے۔ جناب ایک دفعہ ضرور کم از کم آزمایش کیجئے۔ اخبار میں چھپوانے سے ہرگز اشتہاری چیز خیال نہ کیجئے۔

کپڑوں کے ٹکڑے صدہا قسم کے۔

قیمت مال نمبر ۱ | جس میں پون پون گز گز سوا گز اس سے بھی شاید زیادہ لمبا ٹکڑا نکلیگا فی پونڈ ایک روپیہ ایک آنہ (عہ)

قیمت مال نمبر ۲ | جس میں گز ڈیڑھ گز دو گز ہم گز اور شاید اس سے بھی زیادہ لمبا ٹکڑا ایک یا دو ٹکڑوں کی شکل میں نکلیگا۔ فی پونڈ ایک روپیہ چودہ آنہ (عہ)

ضروری اطلاع۔ ہر قسم کے مال کا ہر تھان ۵ پونڈ سے ۶ پونڈ تک ہوتا ہے۔ لہذا ایک تھان سے کم ہرگز نہ منگا دیں۔ البتہ غریب و کم استطاعت اصحاب کو مجبوری کی صورت میں ہم پونڈ بھی آنڈر بھیجا جا دیگا مگر اس سے کم ہرگز نہیں اس اشتہار کے ملاحظہ فرماتے ہی فوراً آرڈر روانہ فرمایئے دیر ہرگز نہ کیجئے اور صرف مال کے طلب کے واسطے اطمینان قبولیت وی پی پارسل کے ہمراہ فرمائش روانہ فرما کر شکریہ کیجئے جو ابل میں مجوادیا جائیگا۔ قریبی ریلوے سٹیشن کا نام بھی ضرور تحریر کیجئے تاکہ محصول کم لگے۔ فہرست کارخانہ۔ کا ٹکٹ بھیجکر درسال طلب فرمایئے اخبارات کے مطلب کی بات ہر زبان کے اخبارات ہمارے نوٹس لینے کے لئے اپنی کاپی بھیجکر خط و کتابت کر سکتے ہیں۔

خوشبودار چھالیہ | اس کے استعمال سے منہ ہر وقت خوشبودار رہتا ہے۔ دانتوں کو پختہ اور نہایت مضبوط کرتی ہے۔ تندرستی کیلئے از حد مفید نہایت لاجواب تحفہ قیمت فی ڈبیہ ۲

ملنے کا پتہ۔ ایم۔ ایل ویل وشر اینڈ کو ہول سیل مرچنٹ اینڈ جنرل ڈیلرز دہلی۔



دیگر کتب

حل مشکلات — پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اوّل - ۶/- +

تحقیق بائیبل — مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب - ۴۰/- +

طالبانِ حق — کینن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹/- +

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی +
رومن اردو	"	۲ پائی +
گورمکھی	"	۲ پائی +
بچوں کی پرورش	"	ا/ +
تواریخ بائیبل	"	عہ/ +
حیاتِ مسیح	"	۱۲/ +
مسیح کا نمونہ	"	۸/ +
سدغز لیں اُردو	"	ا/ +
گورمکھی	"	ا/ +

۱- اسلام میں مسیح ا/
۲- ینابیع القرآن ۳/
۳- بائیبل یا قرآن ا/
۴- شنوکے دس اوتار ۲/
۵- آواگون یا آئندہ زندگی ۱/
۶- تناسخ کا کھنڈن ۲/
۷- سیر ہند معہ تصویرات اُردو عہ

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے اِمداد مِل سکتی ہے +

۱- رامپال سنگھ رومن اُردو ۸/ +
۲- تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۲/۶ +
۳- دولت لازوال اُردو ۳/-۸/-
رومن اُردو ۸/ +
۴- عزت بے مثال اُردو ۲/-۵/-
رومن اُردو ۸/ +
۵- اصلاح اخلاق ۴/ +
۶- ہند کی افلاس کا انسداد ا/
۷- شادی کی بابت خیالات ا/ +
۸- سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +
۹- صفائی کی ضرورت ۳ پائی
۱۰- رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴/

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص وعام

یہہ تیل ہو تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگادو لگاتے ہی سفید بال کالے بھورے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایک بار اگر اس نایاب تیل کو سر کے پر یا ڈاڑھی یا مونچھ پر لگایا جاوے۔ وہ آدمی ہمیشہ خلایق کی نظروں میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھ ماہ تک چلتا ہے +

قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی۔ پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ مانڈوی نمبر ۳ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ زبان انگریزی اور رومن اردو میں الہ آباد سے شایع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن ایڈیٹر کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شایع ہوتے ہیں +

چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲/ سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کر سکتے ہیں +

ایم ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و تلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق مفید اور سستی لادیاں سلی کی رنگین اور لال لادیاں و منگلوری تلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملینگے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۲ کسٹم ہاؤس روڈ سرکل بمبئی



پچیس برس کی پرانی اور جہان مشہور دوکان فقط تھوڑے عرصے کے لئے بھاؤ گھٹا دیا ہی +

جیبی گھڑیاں

میٹل خیاط واچ قیمت ؎

میٹل سورج واچ قیمت للعہ گارنٹی ۲ برس

میٹل سیسی پی واچ قیمت صہ گارنٹی ۳ برس

میٹل پروانزر واچ۔ قیمت ؎ گارنٹی ۵ برس

میٹل برانمیو رواچ۔ قیمت عہ گارنٹی ۵ برس

یہہ گھڑیاں موگرے کی چابی والی اور دیکھنے میں نہایت خوبصورت ہیں +

میٹل ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت ؎

چاندی کی ۸ دن کی چابی کی جیبی گھڑی قیمت لعہ

ان کے علاوہ ٹائم پیس صہ سے لیکر ۲۵ روپے تک کی قیمت کے ہیں +

چاندی میٹل سونا ہر ایک سائز کی جیبی گھڑی ؎ سے لیکر ۵ ہزار تک اور دیوار پر لگانیکے کلاک اور بیٹھک کلاک صہ سے لیکر ... تک ملیں گے +

زیادہ کیفیت کیلئے فہرست باتصویر مفت بھیجی جاتی ہی مال بذریعہ وی۔ پی روانہ کیا جاتا ہی بیوپاریوںکو پورا کمیشن دیا جائیگا +

ملنے کا پتہ چنی لال چھگن لال

بمقام ۲۸۸ عبدالرحمٰن اسٹریٹ بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ۔ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا۔ پیٹ میں گری مروڑ کچھ نہیں ہوگی اور معمول سے کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہ گولیاں گل بہ رنگی ہیں مقدار اور وزن میں گویا برابر ہیں۔ ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے۔ قیمت سو گولی کی ایک ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لحظہ میں پیدا ہو جاتا ہی۔ یہ دوا لحظہ میں اُسکو رفع کر دیتا ہی۔ درد ریاح جیسے ٹیس چمک ٹیک رگوں میں لہر میں۔ کن کنی سے جو کہیں ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہو جاتا ہی۔ درد خیرہ نصف سر کا ہو دور ہو جاتا ہی۔ قیمت ۱۰ ٹکیوں کی چھ آنہ محصول ڈاک ایک سے چھ ڈبیہ تک ۵ر ۳ آنہ +

الـمشـتـہـر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تارا چند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی سکیموں کا سب سے پرانا فنڈ ہی اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہی۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پائے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۸ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہی اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بنک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہی ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہی۔ اور نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) منیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گوتم راؤ کیشو اوشد ہالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوروائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہان مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہی کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہی تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنیکی وجہ سے پیدا ہوتا ہی اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا اثر رکھتا ہی اور ان سے پیدا ہونیوالی بیقدا بیماریاں لقوا۔ گٹھیا۔ منہہ اور بدن کے دیگر حصّوں پر داغ پڑنا۔ یادداشت میں کمی ہونا۔ چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا۔ ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہو جانا اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہو جانا۔ ہاتھ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا۔ بدن کا آماس کرنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہو جانا۔ داد اور پھوڑے ہونا۔ آنکھ سر اور ہاتھ پاؤں کا جلنا۔ پیشاب کے مقام میں جلن ہونا۔ دیگر پرانے چمڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہی۔ قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۶ر +

ملنے کا پتہ۔ گوتم راؤ کیشو

کا دواخانہ ٹھاکر دوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نور افشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براورز چھپا